سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط وترتیب مولانا حافظ سلمان الحق حقانی

رمضان المبارک، اعمال حسنہ کا موسم بہار

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہٖ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ (بقرہ:۱۸۳)

''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جس طرح تم سے پہلے (امتوں کے) لوگوں پر فرض کئے گئے اس امید پر کہ تم لوگ (روزہ کی عبادت) کی بدولت بتدریج متقی بن جاؤ۔''

وعن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ رب صائم لیس لہ من صیامہ الا الجوع ورب قائم لیس لہ من قیامہ الاالسھر (رواہ ابن ماجہ)

''حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے ہیں کہ ان کو روزہ کے ثمرات میں بجز بھوکا رہنے کے کچھ بھی حاصل نہیں اور بہت سے شب بیدار ایسے ہیں کہ ان کو رات کے جاگنے کی مشقت کے سوا کچھ بھی نہ ملا۔''

روزے کا فلسفہ:

گویا روزہ کا فلسفہ اور حکمت تقویٰ یعنی اللہ کا خوف اپنے آپ میں پیدا کرنا ہے۔ یہ تقویٰ تب پیدا ہوگا جب روزہ صرف کھانے' پینے اور جماع سے نہ ہو بلکہ روزہ کی حالت میں منہیات سے منع ہو اور مامورات پر روزہ دار عمل کرے۔ ایسا روزہ جس میں نہ گناہوں سے منع ہو اور نہ وہ عادات اور خصائل اختیار کئے جائیں جو ہر وقت اور بالخصوص رمضان کی حالت میں اللہ اور رسول نے اختیار کئے اور امت کو اس پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے اس پر سختی سے عمل کیا جائے ورنہ اگر صرف ان تینوں چیزوں سے تو مسلمان منع ہو جائے اور باقی گناہوں کا ارتکاب کرتا رہے تو اس سے تو وہ جانور بہتر ہے جسے فجر سے پہلے کھلایا پلایا جائے اور پھر مغرب تک اسی حالت میں باندھ دیا جائے کم از کم اور گناہ جن کا برائے نام ایک روزہ دار روزہ کی حالت میں ارتکاب کرتا رہتا ہے جن معاصی کا انشاء اللہ

آئندہ ذکر کروں گا۔وہ جانور روزہ دار کہلوانے کا زیادہ مستحق ہوگا جبکہ جانور مکلّف باحکام الٰہی ہے ہی نہیں اورانسان ومسلمان مکلّف ہے۔اس لئے تقویٰ حاصل کرنا جانور کیلئے نہ مطلوب ہے اور نہ اس میں تقویٰ حاصل کرنے کی صلاحیت ہے۔

تقویٰ کا مفہوم:

تقویٰ کے لئے علم کی ضرورت ہے اور جانور علم سے عاری ہے کیونکہ تقویٰ کا مفہوم یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی قدرت' اقتدار اور قبضے کو ہر وقت ملحوظ خاطر رکھے ہروقت تصور انسان کا یہ ہو کہ وہ مالک ہے ،زندگی اور موت اس کے کنٹرول میں ہے جب چاہے زندگی دے جب کسی کی موت کا ارادہ ہو اسے اس دار فانی سے رخصت کرے۔ جب اس کے مرضی میں کسی کو صحت اور قوی رکھنا ہو صحت مند بنا دیتا ہے،کمزور کرنا چاہے تو بیماری میں مبتلا کر دیتا ہے۔امن او ر بدامنی کا نفاذ اس کے قبضہ قدرت میں ہے' انسان جب رب العالمین کی اس قوت و قدرت کا تصور اور عقیدہ رکھے تو اس کے اندر خوف پیدا ہوتا ہے کہ میں بہت بڑے طاقتور ذات کے قبضے میں ہوں نہ معلوم میرے اعمال و حرکات کی وجہ سے میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا اس لئے مسلمان ہروقت اور بالخصوص روزہ کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال کا تصور کرتا رہے' اس سے دل میں ڈر پیدا ہوگا اسی کی طرف اشارہ ہے ''لعلکم تتقون'' میں کہ روزہ ہو تو ایسا ہو جس سے آئندہ گیارہ مہینوں میں تقویٰ پیدا ہو سکے۔

انوار وبرکات سے معمور مہینہ:

محترم دوستو! رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ ہے، یہ وہ مہینہ ہے جو تمام مہینوں سے افضل ہے،اس انوار و برکات سے معمور مہینہ میں خلوص نیت سے صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک بھوکے پیاسے رہنا اورنفسانی خواہشات سے باز رہنا افضل ترین عبادت اورقرب الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے۔

شرائع اسلام کی حکمتیں:

شریعت کی رو سے ہرعبادت میں کوئی نہ کوئی فلسفہ ہوتا ہے مالک الملک جل جلالہ کا کوئی حکم حکمت سے خالی نہیں ہوتا جیسا کہ پہلے میں نے آیت کریمہ کے تلاوت کے ضمن میں عرض کر دیا کہ رمضان المبارک کے بے شمار حکمتوں میں روزہ دار کا متقی بن جانا ایک اہم حکمت ہے۔اسی طرح حج بھی دین اسلام کا اہم ستون ہے اس کی الگ حکمت اور فلسفہ ہے' زکوٰۃ کا علیحدہ راز ہے' نماز کی جدا

حکمت ہے' اسی طرح رمضان المبارک کے روزوں کا بھی راز اور فلسفہ ہے۔

انسانی جسم کی ساخت:

انسانی جسم کی ساخت میں چار عناصر شامل ہیں۔ آگ ، پانی ، مٹی اور ہوا۔ اس کے مقابلے میں دیگر مخلوقات یا تو صرف آگ سے بنی ہیں جیسے جنات یا صرف نور اور روشنی ان کا مادہ تخلیق ہے' جیسے فرشتے اور انسان کو ان تمام عناصر سے بنایا گیا یعنی ان کی تخلیق میں یہ چاروں عناصر شامل ہیں، اب جب اس مخلوق یعنی انسان کو آزاد چھوڑ دیا گیا تو لازماً کسی ایک مخلوق کی طرف اس کا میلان ہوگا جو اس کے مناسب اور شایان شان نہیں کہ یہ اشرف المخلوقات کسی ایسی راہ پر چلے جو اسکے شرافت اور اکرمیت سے بالکل معارض ہو۔

نفس کے لئے لگام:

بہر حال اللہ تعالیٰ نے اپنے اس مخلوق کو لگام دینا ہے جس طرح سرکش گھوڑے مالک اپنے گھوڑے کو لگام دیتا ہے تاکہ انسان بہیمیت کی طرف نہ جا سکے نہ ہی سرکش جنات کی خوبیاں اپنائے اور نہ ہی فرشتوں کی طرح سب کچھ چھوڑ کر روحانی بن جائے جب اس کمزور پر خواہشات نفسانی غالب آجاتی ہیں تو یہ درندہ بن جاتا ہے حلال وحرام کی تمیز کو نہیں جانتا اپنی خواہشات کو محرمات میں پورا کرنے کی سعی کرتا ہے تب یہ بندہ اپنی حدود سے نکل کر درندہ اور جانور بن کے پورے معاشرہ کی تباہی و بربادی کا سبب بنتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے روزے کے ذریعے لگام دینا ہوتا ہے تاکہ یہ اعتدال کی طرف آجائے اور ایک مہینہ دن کو بھوکا پیاسا اور شہوانی خواہش کو پورا کرنے سے منع ہو کر اعتدال کی راہ پر آجائے اور انسانیت کا روپ دھار کر اللہ کا مطیع بندہ بن جائے اور فرشتوں پر اللہ کے فخر کی قابل بن جائے کہ یہ وہی انسان ہے جو اپنے نفس کی تمام خواہشوں کو میرے حکم پر قربان کر دیتا ہے اللہ نے اسے گیارہ مہینے آزاد چھوڑ دیا تھا دن رات کھاتا پیتا رہا اور جائز خواہش نفس کو پورا کرتا رہا بے اعتدالی کی دلدل میں پھنستا جا رہا تھا بہیمیت اور درندگی کی طرف تیزی سے گامزن تھا روحانیت کمزور ہوتی جارہی تھی تو اللہ تعالیٰ نے روزے کے ذریعہ سے پہلے انسان کا تخلیہ فرمایا اس کی باطنی روشنی چمک اٹھی اندر سے پاکیزگی ابھرنے لگی تو ذکر اللہ اور کلام اللہ کی تلاوت سے پھر تحلیہ فرمایا تب روح انسان کو اپنی غذا مل گئی ترقی کرتے کرتے فرشتوں کی صفات اپنانا شروع کر دیئے کھانا، پینا اور جماع نہ کرنے کا عادی بن گیا جب مہینہ مکمل ان عبادات میں مصروف رہنے میں گزارا جب

رمضان ختم ہوا اسی وقت عید کا چاند دیکھتے ہی تمام ممنوعات اور محظورات کے اباحت کا اعلان ہوا اور ایک مہینہ کی بھوک ، پیاس ، عبادات میں مشغول رہنے کی مشق کرا کر پورے سال کیلئے اسی طرح اطاعات پر کار بند ہونے اور ممنوعات سے پرہیز کرنے کا طریقہ سکھا دیا۔

نیک اعمال کی مشق:

بزرگوں کا تجربہ ہے کہ جو بندہ رمضان المبارک میں دن کو تلاوت کرتا ہے رات کو تراویح میں قرآن سنتا اور سناتا ہے تہجد بھی پڑھتا ہے سخاوت کا مظاہرہ کر کے ناداروں کی افطاری کا بندوبست بھی کرتا ہے حتی کہ کئی اعمال حسنہ جن کی طرف ماہ رمضان کے علاوہ توجہ نہیں ہوتی اللہ ان اعمال سے بھی نواز دیتے ہیں رمضان کے دوران نیک اعمال کرنے اور برے اعمال سے بچنے کی مشق اکثر و بیشتر مسلمانوں کو اگلے گیارہ مہینوں میں اللہ اپنے اوامر پر چلنے کی توفیق اور گناہوں سے بچنے کی ہمت اور اطاعت فرما دیتے ہیں۔

رضائے مولیٰ ہمہ اولیٰ:

معزز حاضرین دوسری بات جو بہت اہم ہے اور رمضان المبارک کے روزے رکھنے کا قدرتی نتیجہ ہے وہ ہے تقویٰ اور پرہیز گاری جس کا کچھ حصہ میں ابتداء میں ذکر کر چکا ہوں جس میں اشارہ ہے کہ مومن رضائے مولیٰ کو ہر حال میں مقدم رکھے گا اسکے حکم پر چلنے کو ترجیح دے گا اور ایک مجازی عاشق کی خاصیت بھی یہ ہے کہ محبوب جس کام کا حکم دے اس پر بغیر مصلحتوں میں پڑنے کے عمل کرتا ہے اور جہاں وہ منع کرتا ہے فوراً اسکی تعمیل کو اپنا فریضہ سمجھ کر اس کام سے رک جاتا ہے تو جو رب العالمین حقیقی محبوب ہے اسکے حکم سے کیسے بغاوت کی جائے جب اس نے کھانے کا حکم دیا تو کھانا عبادت ، پانی پینے کا فرمایا تو پانی پینا عبادت ، نماز پڑھنے کا کہا تو اس وقت پڑھنا عبادت ، جس وقت نماز نہ پڑھنے کا حکم دیا تو نہ پڑھنا عبادت ، دوڑ لگانا عبادت نہیں مگر جب صفا و مروہ کی دوڑ لگانے کا حکم دیا تو وہی دوڑنا کار ثواب ٹھہرا اسی طرح پہاڑوں اور صحراؤں میں گھومنا سیر و سیاحت تو ہے لیکن عبادت نہیں مگر جب اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق منیٰ ، مزدلفہ اور عرفات کے پہاڑوں پر جانا نہ صرف عبادت بلکہ حج کے ارکان میں سے ایک عظیم رکن قرار دیا تکبر اور اکڑ کر چلنے سے منع فرمایا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ولا تمش فی الارض مرحاً یعنی زمین پر تکبرانہ انداز سے مت چلو لیکن طواف کعبہ کے دوران پہلے تین چکروں میں رمل (مونڈھے ہلانا) کو لازم قرار دیا تو پھر یہی انداز اطاعت اور نیکی کا کام ہوا

رمضان المبارک کے روزے اس کے علاوہ عام دنوں میں روزے رکھنا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کا ذریعہ ہیں مگر عیدین کے پانچ دنوں (عید الفطر کے پہلے دن اور عید الاضحیٰ کے دسویں ، گیارہویں، بارہویں، تیرہویں دن) میں روزہ رکھنا حرام قرار دیا۔

معزز سامعین ! عبادت و اطاعت ، نیکی اور اجر وثواب کا کام وہ ہے جس کا حکم اللہ تعالیٰ فرما دیں اور بندہ اس حکم کو بے چوں و چرا مان لے اسی ماننے کا نام ایمان ہے اور اس حکم کی تعمیل کا نام عبادت ہے

خوابِ خلیلؑ اور سنت ابراہیمیؑ :

حضرت ابراہیمؑ کو خواب میں لخت جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کا صرف اشارہ ملا جب خواب سے بیدار ہوئے تو فوراً حکم خداوندی کو پورا کرنے کا مصمم ارادہ فرما لیتے ہیں ہماری طرح ٹال مٹول نہیں کی اور نہ ہی حیلے بہانے تلاش کئے کہ یہ تو خواب تھا وحی تو نہیں تھی تو جب حضرت ابراہیمؑ کی تابعداری اور اطاعت اللہ تعالیٰ نے دیکھی کہ وہ اپنے بیٹے کی قربانی کر گزرنے والے ہیں تو ارشاد فرمایا: قد صدقت الرؤیا انا کذالك نجی المحسنین آپ نے خواب سچ کر دیکھایا۔ احسان اور نیکی کرنے والوں کو ہم یوں ہی بدلہ عنایت فرماتے ہیں، حضرت ابراہیمؑ کی اس اطاعت اور ادارے کو اللہ تعالیٰ نے عظیم قربانی سے تعبیر فرما کر قیامت تک اس سنت ابراہیمیؑ کو جاری فرمایا۔

نفس کی اصلاح و تربیت:

بہر حال میرے عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس رمضان المبارک میں تیس روزے مسلمانوں پر فرض کر دیئے ہیں اگر ان روزوں میں ہر طرح کی حکمتیں موجود ہیں لیکن ایک مسلمان ہونے کے ناتے ہم ان حکمتوں کے پیچھے نہیں پڑیں گے بلکہ حکیم مطلق کا حکم بے چوں و چرا مان کر اس کی کی تعمیل کریں گے اگر چہ جدید سائنس اور ٹیکنالوجی نے روزوں کے ہزاروں طبی فوائد بھی دریافت کیے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے روزوں کا مقصد خود بیان فرما دیا کہ لعلکم تتقون تاکہ تم لوگ متقی اور پرہیز گار بن جاؤ کیونکہ روزہ رکھنے سے نفس کے کئی تقاضوں سے باز رہنا پڑے گا اور یہی تقویٰ کی بنیاد ہے یہ تو روزہ کی ایک حکمت کا بیان ہے جو کہ سب سے جامع حکمت ہے اس کے علاوہ روزوں کی ہزاروں حکمتیں اور فوائد ہیں مثلاً نفس امارہ کی اصلاح اور تربیت ہوتی ہے گیارہ ماہ خلاف شرع کاموں میں مشغول رہتا ہے سرکشی اور طغیانی میں مصروف عمل ہوتا ہے ، رمضان کے روزے

شروع ہوتے ہیں تو نفس کی سرکشی اور تیزی ماند پڑ جاتی ہے اور تمام اعضاء، آنکھ، زبان اور کان وغیرہ سست پڑ جاتے ہیں جسکی وجہ سے نفس کی خواہش کم ہو جاتی ہے اس لئے ہمارے بزرگ فرماتے ہیں کہ جب نفس بھوکا ہوتا ہے تو تمام اعضاء سیر ہو جاتے ہیں اور جب نفس سیر ہو جاتا ہے تو تمام اعضاء بھوکے ہو جاتے ہیں پھر آنکھ غیر محرم کی طرف دیکھنے کا تقاضا کرتی ہے زبان، کان اور اسی طرح تمام اعضاء گناہ کی طرف بڑھنے کی تمنا کرتے ہیں اس لئے روزے کی حالت میں یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ گنہگار سے گنہگار آدمی بھی گناہ کرنے سے باز رہتا ہے۔

روزہ سے روحانی ترقی:

محترم حاضرین! دوسرا فائدہ علماء کرام یہ بیان فرماتے ہیں روزہ کی وجہ سے مومن کا دل کدورتوں سے پاک ہو جاتا ہے کیونکہ دل کی کدورت فضول باتیں کرنے، آنکھ کا غلط استعمال کرنے اور اسی طرح تمام اعضاء کو غلط طریقے سے استعمال کرنے سے پیدا ہوتی ہے یعنی بلاضرورت زیادہ بولنا، غیر محرم اور گناہ کی چیزوں کی طرف دیکھنا اور غیر شرعی آوازوں کو سننے سے دل میں کدورت پیدا ہو جاتی ہے، چونکہ روزہ دار مومن ان تمام غیر شرعی امور سے اجتناب کرتا ہے تو اس کا دل کدورت سے پاک ہو جاتا ہے اور جب دل اس بیماری سے پاک ہو جاتا ہے تو پھر اچھے اور پاکیزہ کاموں کی طرف متوجہ ہوتا ہے ذکر اللہ، تلاوت قرآن مجید، نوافل، تراویح اور تسبیحات میں مشغول ہو کر روحانی ترقی حاصل کرنا ہے۔

فقرا و مساکین پر رحم:

تیسرا فائدہ روزہ کا یہ ہے کہ روزہ مساکین پر رحم کا سبب ہوتا ہے اس لئے کہ جو شخص بھوک و پیاس کی تکلیف اُٹھاتا ہے تو اس کے دل میں دوسرے لوگوں کی بھوک و پیاس کا احساس پیدا ہو جاتا ہے تو وہ پھر ان لوگوں پر رحم کرتا ہے جو مساکین ہوں اور بھوکے اور پیاسے ہوں۔

برکاتِ رمضان سے محروم کون؟

معزز سامعین! روزوں کے ہزاروں فائدے اور بھی ہیں بہر حال یہ بڑی رحمت و برکت والا مہینہ ہے اسکی رحمتوں اور برکتوں سے کوئی بھی مسلمان محروم نہیں رہ سکتا مگر وہ شخص جو ازلی بدبخت اور بدنصیب

ہواس لئے آپ ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا:

عن انسؓ بن مالك قال دخل رمضان فقال رسول ﷺ ان هذا الشهر قد حضركم فيه ليلة القدر خير من الف شهر من حرمها فقد حرم الخير كله ولا يحرم الا كل محروم (رواه ابن ماجه)

''حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رمضان داخل ہوا پس آپ ﷺ نے فرمایا تحقیق تم پر یہ مہینہ آیا ہے اور اس میں ایک رات (شب قدر) ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس سے یعنی اسکی خیر سے محروم رہا اسکو عبادت کی توفیق نہ ہوئی پس بے شک وہ ہر خیر سے محروم رہا ور محروم نہیں کیا جاتا اسکی خیر سے مگر بدنصیب''

اعمال حسنہ کا موسم:

محترم دوستو! یہ مہینہ نیکیوں کے سیزن کا مہینہ ہے جس طرح سال کے ہر موسم میں کبھی سبزی کا اور کبھی فروٹ اور غلوں کا سیزن ہوتا ہے تو تاجر سیزن کا فائدہ اٹھا کر مال کماتے ہیں اور اپنی تجارت بڑھاتے ہیں تو اسی طرح مومن رمضان کے مبارک مہینے میں دن رات محنت کر کے نیکیاں اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرتا ہے، آپ حضرات علماء کرام کے بیانات سنتے رہتے ہیں کہ اس مبارک مہینے میں ایک نفلی عبادت کا ثواب فرض ادا کرنے کے برابر ہے اور فرض کا ثواب ستر گنا زیادہ ہو جاتا ہے۔

شعبان ہی سے ترغیب رمضان:

اس مبارک مہینے کو آپ ﷺ نے شہر عظیم، برکت والا مہینہ قرار دیا ہے حضور ﷺ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو شعبان سے ہی رمضان مبارک کی ترغیب دیا کرتے تھے حدیث مبارک میں آتا ہے کہ

عن سلمان قال خطبنا رسول الله ﷺ فی آخر یوم من شعبان فقال یایهاالناس قد اظلكم شهر عظیم مبارك شهر فیه لیلة خیر من الف شهرٍ شهر جعل الله صیامه فریضةً وقیام لیلة تطوعا من تقرب فیه بخصلةٍ كان كمن ادی فریضة فیما سواه ومن ادی فریضة فیه كان كمن ادی سبعین فریضة فیما سواه وهو شهر الصبر والصبر ثوابه الجنة وشهر المواساة

وشهر یزاد فی رزق المؤمن فیه من فطرفیه صائما کان مغفرة لذنوبه وعتق رقبته من النار وکان له مثل اجره من غیران ینقص من اجره شئی قالوا یا رسول الله لیس کلنا یجدمایفطر الصائم فقال رسول الله ﷺ یعطی الله هذا الثواب من فطرصائماً علی تمرة اوشربة ماءٍ او مذقة لبن وهو شهر اوله رحمة واوسطه مغفرة واخره عتق من النار من خفف عن مملوکه فیه غفرالله له واعتقه من النار واستکثروا فیه من اربع خصال خصلتین ترضون بهما ربکم وخصلتین لاغناء بکم عنهما فاما الخصلتان اللتان ترضون بهما ربکم فشهادة ان لا اِله الا الله وتستغفرونه واما الخصلتان اللتان لاغناء بکم عنهما فتسئلون الله الجنة وتعوذون به من النار ومن اسقی صائماًسقاه الله من حوضی شربة لایظماء حتی یدخل الجنة (رواه البیهقی)

''حضرت سلمان فارسیؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے شعبان کی آخری تاریخ میں ہم لوگوں کو وعظ فرمایا کہ تمہارے اوپر ایک مہینہ آرہا ہے جو بہت بڑا مہینہ ہے، بہت مبارک مہینہ ہے، اس میں ایک رات ہے (شب قدر) جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے روزہ کوفرض فرمایا اوراسکے رات کے قیام (یعنی تراویح) کو ثواب کی چیز بنایا جوشخص اس مہینے میں کسی نیکی کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل کرے ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں فرض ادا کیا اور جوشخص اس مہینے میں کسی فرض کو ادا کرے وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں ستر فرض ادا کرے یہ صبر کا مہینہ ہے اورصبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ غم خواری کرنے کا ہے اس مہینے میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے جوشخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اس کیلئے گناہوں کے معاف ہونے اورآگ سے خلاصی کا سبب ہوگا اور روزہ دار کے ثواب کی مانند اسکوبھی ثواب ہوگا لیکن اس روزہ دار کے ثواب سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول ﷺ ہم میں سے ہرشخص تو اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ روزہ دارکو افطار کرائے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پیٹ بھر کھلانے پر موقوف نہیں یہ ثواب تو اللہ جل شانہ ایک کھجور سے کوئی افطار کرادے یا ایک گھونٹ پانی پلا دے یا ایک گھونٹ

لسی پلا دے اس پر بھی مرحمت فرما دیتے ہیں''

یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اول حصہ اللہ کی رحمت ہے اور درمیانی مغفرت ہے اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے جو شخص اس مہینہ میں ہلکا کر دے اپنے غلام و خادم کے بوجھ کو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرماتے ہیں اور آگ سے آزادی فرماتے ہیں اور چار چیزوں کی اس میں کثرت کیا کرو جن میں دو چیزیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے اور دو چیزیں ایسی ہیں جن سے تمہیں چارہ کار نہیں پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو وہ کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ جنت کی طلب اور آگ سے پناہ مانگو جو شخص کسی روزہ دار کو پانی پلائے حق تعالیٰ قیامت کے دن میری حوض سے اس کو ایسا پانی پلائیں گے جس کے بعد جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔

سال بھر کا رزق، ایک ماہ میں:

معزز حاضرین! حدیث مبارکہ میں آپ نے سنا کہ اس ماہ مبارک میں مومن کے رزق میں بھی اضافہ کر دیا جاتا ہے خواہ وہ مومن فقیر و مسکین ہو یا مالدار ہو اور یہ بات ہمارے مشاہدے میں ہے کہ رمضان کے مبارک مہینے میں افطاری کے وقت ہر کسی کے گھر میں دستر خوان پر قسم قسم کی نعمتیں سجی ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ سال بھر کے برابر روزی اسی ایک ماہ میں عنایت فرما دیتا ہے دوسری بات جو اس حدیث مبارک میں بیان ہوئی وہ کسی روزے دار کو افطار کروانا ہے جن کے تین عظیم فائدے بھی ذکر فرما دیئے کہ (۱) اسکے گناہوں کی بخشش ہوتی ہے (۲) اس کیلئے جہنم کی آگ سے آزادی کا سبب ہے (۳) روزہ دار کے برابر اسکو ثواب ملتا ہے اور مزید برآں یہ کہ یہ فوائد صرف ایک کھجور کھلانے اور صرف ایک گھونٹ پانی پلانے سے بھی حاصل ہوتے ہیں اور اگر کوئی پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے تو اس کے لئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس کو میرے حوض کا پانی پلایا جائے گا اور وہ کبھی بھی پھر پیاسا نہیں ہوگا یہاں تک کہ جنت میں داخل نہ ہو، اسی طرح اس مبارک مہینے میں دعاؤں کا خاص اہتمام کرنا چاہیے حضرت عبادۃ بن صامتؓ کا بیان ہے کہ جب رمضان آتا ہے تو آنحضرتؐ ہم کو ان دعائیہ کلمات کی تلقین فرماتے۔ اللھم سلمنی لرمضان وسلم رمضان لی وسلمہ الی متقبلاً

''اے اللہ مجھ کو رمضان کے لئے محفوظ کر دے اور رمضان کو میرے لئے محفوظ کر دے اور اس رمضان کو بحفاظت میرے لئے قبول فرما۔''

رب کائنات رمضان کی اس بابرکت فریضہ کو اخلاص و تقویٰ سے ادا کرنے کی توفیق دے۔